بسم اللہ الرحمن الرحیم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

## مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سوا سات بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور نے آج درد نقرس کے علاج کے لئے مسہل لیا ہے۔ عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت ضعف قلب کی وجہ سے ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ اور مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ سیالکوٹ گھٹیالیاں اور دواتہ زید کا کے معائنہ اور بعض تنازعات کے تصفیہ کے بعد گزشتہ شب کی ٹرین سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔


ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳ | ۲۶ ماہ احسان ۱۳۲۴ ھش | ۱۵ رجب ۱۳۶۴ھ | ۲۶ جون ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۴۸


روزنامہ الفضل قادیان — ۱۵ رجب ۱۳۶۴ھ

# چند اخباری فروگذاشتوں کی اصلاح

(از ایڈیٹر)

چونکہ الفضل کے بعض گزشتہ پرچوں میں غلطی اور کوتاہ فہمی سے چند ایسی باتیں شائع ہو گئی ہیں جن کی اصلاح ضروری ہے۔ اس لئے نہایت افسوس اور ندامت کے ساتھ ذیل میں ان کی تصحیح کی جاتی ہے۔

۱۔ ۱۸ ماہ ہجرت (مئی) کے پرچہ میں ایک مضمون "حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک پیشگوئی" کے عنوان سے لکھا گیا۔ جس میں حضور کے ایک ارشاد کا جو جنگ کی وجہ سے انگریزوں پر غیر معمولی مالی بوجھ پڑنے کے متعلق حضور نے ۱۹۴۴ء میں فرمایا تھا۔ ذکر تھا۔ مگر ناسمجھی سے اسے پیشگوئی قرار دے دیا گیا۔ یہ محض حالات پر تبصرہ تھا۔ اور اسے پیشگوئی کے طور پر پیش کرنا درست نہ تھا۔

۲۔ ۲۴ ماہ ہجرت (مئی) کے پرچہ میں ایک مضمون "میرا غریب سلیم" کے عنوان سے درج کیا گیا۔ اس میں ایک تو یہ ذکر اسلام اور احمدیت کی تعلیم کے خلاف تھا۔ کہ سلیم کے فوت ہونے پر مرحوم کے والد صاحب کی وہی کیفیت ہوئی۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کے فوت ہونے پر ہوئی تھی۔ دوسرے اس میں مرحوم اور اس کے والد صاحب کی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے جو مشابہت دی گئی۔ وہ ہمارے عقاید کے خلاف تھی۔ خدا تعالیٰ کے انبیاء کی شان بہت ارفع اور اعلیٰ ہوتی ہے۔ اور ان کی ذات بابرکات سے تعلق رکھنے والے غم و حزن کے واقعات بھی اپنے اندر اتنی حکمتیں اور اس قدر بلند شان رکھتے ہیں۔ کہ عام انسانوں کے حالات کو ان سے کچھ بھی نسبت نہیں دی جا سکتی۔

اس فروگذاشت پر جو مذکورہ بالا الفاظ کی اشاعت میں ہوئی۔ دلی ندامت اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور التجا ہے۔ کہ وہ محض اپنے فضل سے یہ گناہ معاف فرمائے۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔

۳۔ گزشتہ ایام میں ایڈیٹر صاحب اخبار "حریت" دہلی کے متعلق چند مضامین لکھے گئے تھے۔ جن میں ان کی بیماری کا ذکر ناموزوں اور نامناسب رنگ میں کیا گیا۔ بیماری ہر شخص پر آتی ہے۔ اسے احمدیت کی مخالفت کا نتیجہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ قابل ذکر بات یہ تھی۔ کہ ایڈیٹر صاحب "حریت" نے جب اپنے نزدیک احمدیت کی شدید مخالفت کرنا بہت بڑا کار ثواب سمجھا۔ اور اسے دین کی خدمت اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ خیال کر کے اختیار کیا۔ تو اس کے نتیجہ میں ان کے دل میں نیک تحریکات پیدا ہونی چاہئے تھیں۔ اور روحانیت کے اعلیٰ مقام کی طرف ان کا قدم اٹھنا چاہئے تھا۔ نہ یہ کہ بیمار ہونے پر آپ خودکشی جیسے قبیح فعل کے لئے تیار ہو جاتے۔ مگر افسوس کہ کم فہمی کی وجہ سے یہ پہلو نہ اختیار کیا جا سکا۔

آخر میں احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ از راہ نوازش اپنی دعاؤں میں یاد کر لیا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ صحیح اور درست عقل و سمجھ کے ساتھ کام کرنے کی توفیق بخشے۔ اور محض اپنے فضل سے انجام بخیر کرے۔

# انگلستان اور ہندوستان میں صلح کی داغ بیل

(از ایڈیٹر)

انگلستان اور ہندوستان میں صلح کی جو داغ بیل پڑ رہی ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ اس کے ابتدائی مراحل خوش اسلوبی سے طے ہو رہے ہیں۔ کانگرس نے ہز ایکسی لینسی وائسرائے ہند کی دعوت پر کانفرنس میں شامل ہونا منظور کر لیا ہے۔ جس پر مولانا ابو الکلام آزاد کانگرس کی طرف سے شریک ہوئے ہیں۔ سکھوں نے بھی ماسٹر تارا سنگھ صاحب کی شمولیت کے متعلق پسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور مسٹر جناح نے مسلم لیگ کی طرف سے شمولیت منظور فرمائی ہے۔

اس کے مقابلہ میں حکومت ہندوستان نے نمائندوں کے لئے ہر قسم کی سہولتیں اور آسانیاں بہم پہنچانے کے لئے غیر معمولی انتظامات نہایت وسیع پیمانہ پر کئے ہیں۔ اور وائسرائے ہند موجودہ حالت کو بدلنے اور صلح و اتحاد کی فضا پیدا کرنے کے لئے انتہائی کوشش فرما رہے ہیں۔ ان کے اور ہندوستانی لیڈروں کے درمیان تاروں کا جو تبادلہ ہوا۔ انہیں تار گھروں میں خاص اہمیت دی گئی۔ ریلوے اور سول ہوا بازی کے افسروں کو ہدایات بھیجی گئیں۔ اور شملہ کانفرنس میں شامل ہونے والے لیڈروں کی نقل و حرکت کے لئے خاص سہولتیں پیدا کی گئیں۔

مسلم لیگ اور کانگرس کی ورکنگ کمیٹیوں نے شملہ میں اپنے اپنے اجلاس منعقد کئے اور ان کے ممبروں کو شملہ میں رہائش اختیار کرنے کے متعلق بہت سی آسانیاں دی گئیں۔

غرض دونوں اطراف پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت تک کے آثار بہت اچھے ہیں۔ کیونکہ ان سے ظاہر ہے۔ کہ اس وقت دونوں فریق یعنی انگلستان اور ہندوستان آپس میں صلح کرنے اور کشیدگی پیدا کرنے والے اسباب کو دور کرنے کی اہمیت سمجھتے اور اس کے لئے کوشش کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ اور یہی وہ پہلی بنیاد ہے۔ جس پر قوموں کے اتحاد کی عمارت تعمیر ہو سکتی ہے۔ خدا کرے کہ اگلے مرحلے بھی بخیر و خوبی طے ہوں۔ اور حقیقی صلح کی بنیاد قائم

ہو جائے - اس کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ خواہش تو ہم نے پوری ہوتی دیکھ لی ہے کہ "میں انگلستان کو دعوت دیتا ہوں - کہ آؤ اور ہندوستان سے صلح کر لو - اور میں ہندوستان کو دعوت دیتا ہوں - کہ جاؤ اور انگلستان سے صلح کر لو" جبکہ وائسرائے ہند صلح کی شرائط انگلستان سے کرا آئے -

اور اب ہندوستان کے نمائندے ان شرائط پر غور و فکر کرنے کے لئے شملہ میں اکٹھے ہوئے ہیں اب ہمیں خدا تعالےٰ وہ وقت بھی دکھائے جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ منشا بھی پورا ہو کہ ہندوستان کی تمام اقوام آپس میں متحد ہو کر انگلستان سے محبت اور دوستی کے رشتہ میں منسلک ہو جائیں -

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# ابوالکلام صاحب آزاد کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا رویا

## ایک دوست کی شہادت

۸ - یا ۹ اپریل کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے لاہور میں مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کے متعلق ایک رؤیا دیکھا تھا - جسے حضور نے بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں چار پانچ سو کے مجمع میں سنایا - پھر لاہور میں کالج کے طلباء کے سامنے بھی اس کا ذکر فرمایا - مگر وہ اس وقت شائع نہ ہو سکا - اسکے متعلق ناصر احمد صاحب ظفر کی شہادت شائع کی جاتی ہے - آپ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں -

سیدی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ -

حضور کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ جون ۱۹۴۵ء ملا - حضور نے ابوالکلام آزاد کے متعلق جو رویاء دیکھا تھا - اس کا میں گواہ ہوں - وہ اس طرح کہ لاہور میں جب حضور نے کالج کے احمدی طلبا کو نصائح کے لئے شیخ بشیر احمد صاحب کی کوٹھی پر بلایا تو حضور کے الفاظ جو مفید اور قیمتی نصائح پر مشتمل تھے - مَیں ان کے نوٹ لینے پر متعین تھا - حضور نے اسی دوران میں ذکر کیا - کہ رات میں نے ابوالکلام آزاد کے متعلق رویاء دیکھا ہے - جو یاد نہیں رہا - لیکن اس سے یہ معلوم ہوتا ہے - کہ یا وہ فوت ہو جائینگے - یا ایک بڑی خدمت کرنے کا ان کو موقع ملیگا - مَیں نے حضور کے رویاء کو یوں لکھا تھا - "مولانا آزاد کے متعلق ایک رویا" - وہ نوٹ بعد میں مَیں نے فیض الرحمان صاحب فیضی کو دے دیئے تھے -

خدا تجھ پر اپنی ہزاروں ہزار برکات نازل کرے - کہ تیرا ہر لفظ ہمارے ازدیاد ایمان کا موجب ہوتا ہے - اور وہ بھی جلد ہی -

والسلام حضور کا ادنےٰ ترین خادم

ناصر احمد ظفر از کپورتھلہ

# سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے تازہ خطبہ کا ذکر

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۲ جون ۱۹۴۵ء کے خطبہ جمعہ میں جو مشورہ ہندوستان کے لیڈروں کو دیا تھا - اس کا ذکر ۲۴ جون کے "سول اینڈ ملٹری گزٹ" نے ان الفاظ میں کیا ہے -

"حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ فرماتے ہیں - کہ لارڈ ویول کی یہ پیشکش خدائی پیشکش ہے - ہندوستان کی نہایت ہی بد قسمتی ہوگی - کہ اس نے اگر اس پیشکش کو رد کر دیا -

ہندوستانیوں کو اس پیشکش کے ذریعہ ۹۰ فیصدی حقوق مل رہے ہیں - لیکن اگر وہ ان کو اس واسطے مسترد کر دیں - کہ ہمیں باقی ۱۰ فیصدی بھی کیوں نہیں ملتے - تو یہ ان کی سخت بیوقوفی ہوگی - میں سمجھتا ہوں - کہ وہ لیڈر لیڈر نہیں ہونگے - جو چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے ضد کر کے بیٹھ جائیں - اس پیشکش کا قبول کر لینا - ہندوستان کی آزادی کو قریب تر لے آئیگا" -

# ہم اور ہمارا کام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبعوث ہونے سے اور ہمارے حضور کے دامن سے وابستہ ہونے سے ہم پر ایک ذمہ داری عائد ہوتی ہے - جس کو اگر ہم صحیح طور پر ادا نہ کریں - تو ہماری مثال اس شخص کی سی ہوگی - جو محض خواہش رکھتا ہے - کہ اس کا پیٹ بھر جائے - لیکن کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتا - ہر کام کی تکمیل کے لیے راستے ہوتے ہیں - ہماری خواہش یہ ہے کہ اسلام یعنی احمدیت کا دنیا میں غلبہ ہو - یہ خواہش اس وقت پوری ہوگی جب ہماری جان - مال - اوقات - عزت ایک نظام کے ماتحت خدا کی راہ میں صرف ہو کر خدا کی خوشنودی حاصل کر کے کامیابی کا منہ دیکھیں - اور اس کی حسب ذیل راہیں ہیں مبارک ہیں - وہ جو اس کے مطابق عمل کر کے جلد از جلد اطلاع دیں -

ہماری ہر قسم کی ترقی تبلیغ سے وابستہ ہے - تبلیغ سے افراد بڑھیں گے - افراد سے مال اور ہماری طاقت بڑھیگی - اور تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی اپنے فارغ اوقات حسب ذیل طریق سے تبلیغ کیلئے وقف کرے -

(۱) اساتذہ - طلباء - پروفیسر - وکلاء - گورنمنٹ افسران موسمی رخصتوں کو وقف کر کے پیغام حق کے پیاسوں کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کے پروگرام کے مطابق صرف کریں - اب تک کئی سو احباب نے فارغ ایام وقف کئے ہیں - لیکن وہ سب اپنی مرضی کے مطابق پروگرام بنوانا چاہتے ہیں - ہمیں ایسے احباب کی ضرورت ہے - جو یو پی - سی پی اور بعض ریاستوں میں جانے کے لئے تیار ہوں اپنا خرچ کریں - اور ہر اس قربانی کے لئے تیار ہوں جس کے لئے ایک صحابی کا مثیل ہو سکتا ہے

(۲) ہر وہ احمدی جسے رخصتیں نہ مل سکتی ہوں - وہ ہر ہفتہ اتوار کا دن تبلیغ کے لئے دے - جو اتنا بھی نہ کر سکے - وہ چند گھنٹے ہی باقاعدگی سے تبلیغ کے لئے دے -

(۳) بعض احباب کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تقریر کی قدرت عطا ہوتی ہے - پس ایسے احباب جو تقریر کا ملکہ رکھتے ہوں - اور سلسلہ کے لٹریچر سے گہری واقفیت رکھتے ہوں وہ اپنے آپ کو ارد گرد کے علاقوں میں تقاریر کرنے کے لئے پیش کریں -

(۴) ایسے احباب جو تحریر میں مشق رکھتے ہیں - وہ تبلیغی خطوط لکھ کر تعلیم یافتہ طبقہ میں تبلیغ کر سکتے ہیں - وہ احباب جو اس طرح خدمت دین کر سکتے ہیں - وہ ہمیں لکھیں تا انہیں مختلف احباب کے پتے اور دیگر کوائف بھجوائے جائیں جنہیں وہ خط و کتابت کے ذریعہ تبلیغ کریں -

(۵) یہ زمانہ نشر و اشاعت کا زمانہ ہے صاحب توفیق احباب لٹریچر کثرت سے شائع کرانے اور تقسیم کرانے سے بھی سلسلے کی خدمت بجا لا سکتے ہیں :

پس ضروری ہے کہ ہر احمدی اپنے آپکو چست بنائے اور خود تبلیغ کے طریقوں پر عمل کرے - بلکہ دوسروں کو ساتھ ملا کر کام کرے

آج جماعت احمدیہ جتنی مالی قربانیاں کر رہی ہے - دنیا کی کسی قوم میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی - قسم قسم کی تحریکیں ہیں قسم قسم کے چندے اور مطالبے ہیں - اور جماعت خدا تعالےٰ کے فضل سے انہیں پورا کرتی جا رہی ہے - ایسا ہی ہونا چاہیئے - مگر تبلیغ کے اہم فریضہ کی طرف بھی توجہ کرنی ضروری ہے - تا ایسا نہ ہو - کہ ذرا سی کوتاہی سے تمام محنت اکارت جائے - ہر احمدی اپنے تئیں مبلغ سلسلہ سمجھے - اور اپنے ہاں تبلیغ کرنے کے لئے مبلغین کی آمد کا منتظر نہ رہے - اور اس بات کا انتظار نہ کرے کہ کب مبلغ آئے - تو تبلیغ کرائی جائے - بلکہ ہر احمدی کا ہر لمحہ تبلیغ پر صرف ہو - اس کا ہر فعل اس کا ہر قول اس کے عقائد کی تبلیغ کر رہا ہو - پنشن یافتہ احباب جو کہ سرکار سے پنشن لے کر بڑی سرکار کا کام کریں - تا آئندہ زندگی میں کام آئے - پس ایسے لوگ جو خدمت دین کی تڑپ رکھتے ہیں - وہ اپنے آپ کو پیش کریں - تا انہیں ایسے علاقوں میں جہاں تبلیغ کی ضرورت ہے بھجوایا جائے -

مبارک ہیں وہ جو لبیک کہیں - اور جلد از جلد وہ وقت قریب کریں - جبکہ اسلام اور احمدیت کا پرچم ہی تمام دنیا میں لہرائے - اور حضرت اقدس کی پیشگوئی پوری ہو کر اسلام کی سچائی

(نظارت دعوۃ و تبلیغ)

277

# طاعون کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پر

## بے جا اعتراضات اور ان کے جواب

گزشتہ مضمون میں طاعون کی پیشگوئی کے متعلق مخالفین کے جن اعتراضات کا ذکر کرنے کے بعد ان کا اصولی اور مجمل جواب دیا گیا ہے۔ اب ان کے تفصیلی جواب عرض کئے جاتے ہیں۔

### اس طرف سے مراد

(۱) اس فقرہ میں "طاعون سے اس طرف شور قیامت بپا ہے"۔ اس طرف سے خاص قادیان مراد لے کر دھوکا دیا گیا ہے حالانکہ اس طرف سے مراد استفسار کا ذیل کا فقرہ بتا رہا ہے۔ کہ اس سے مراد قادیان کے ارد گرد کے مواضع اور دیہات ہیں جیسا کہ فرمایا۔ وان ھذا العبد ومن معہ یعیشون برحمۃ آمنین لا یسمعون حسیسہ وحفظوا من فزع وامنین یعنی طاعون سے یہ عبد مدعی موعود مع اپنے گھر والوں کے جو دار المسیح میں سکونت رکھتے ہیں۔ خدا کی رحمت سے امن کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور دار المسیح والوں میں سے کسی کے متعلق بھی طاعون کا کھٹکا محسوس نہیں کرتے۔ اور طاعون کے باعث جو گھبراہٹ اور گریہ و بکا دوسرے لوگوں کے لاحق حال ہوتا ہے۔ اس سے محفوظ ہیں پھر ساتھ ہی فرمایا۔ وترون الطاعون کیف یعیث فی دیارنا ھذہ والاقطار والآفاق۔ یعنی ہمارے ارد گرد کے دیہات اور اقطار و آفاق کے متعلق تم دیکھتے ہو۔ کہ طاعون کیسا سخت حملہ کر رہی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اس طرف سے مراد ارد گرد کے دیہات تھے۔ اور انہی معنوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ "قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھیگا۔" ... اب دیکھو تین برس سے ثابت ہو رہا ہے۔ کہ وہ دونوں پہلو پورے ہو گئے۔ یعنی ایک طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی۔ اور دوسری طرف باوجود اس کے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہو رہا ہے۔ مگر قادیان طاعون سے پاک ہے"۔ اب عبارت سے اس طرف کے فقرہ کی تشریح ظاہر ہے۔

### قیامت کس کے لئے بپا ہوئی

(۲) دوسرا مغالطہ اس بارے میں دیا گیا ہے کہ قادیان کے آریہ جو اخبار شبھ چنتک کے انتظامی عملہ کے چند بد زبان اور سخت بدگو افراد تھے۔ اور جن کی نسبت حضرت اقدس خود تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے بددعا کی۔ کہ خدا انہیں ہلاک کرے۔ انہیں خدا نے طاعون سے ہلاک کیا۔ چنانچہ حضور کے الفاظ یہ ہیں:۔

"قادیان کے آریوں نے محض مجھے دکھ دینے اور بد زبانی کرنے کے لئے ایک اخبار قادیان میں نکالا تھا۔ جس کا نام شبھ چنتک رکھا تھا۔ اور ایڈیٹر اور منتظم اس کے تین آدمی تھے۔ ایک نام سوم راج دوسرے کا نام اچھر چند اور تیسرے کا نام بھگت رام تھا۔ ان تینوں کی موت سے خدا کے تین نشان ظاہر ہوئے یہ تینوں نہایت درجہ کے موذی اور ظالم تھے" حضور اقدس اس کے بعد اسی سلسلہ میں لکھتے ہیں۔

"جب اخبار شبھ چنتک کے ایڈیٹر اور منتظم گالیاں دینے میں حد سے بڑھ گئے اور خدا نے میرے پر ظاہر کیا۔ کہ اب وہ ہلاک ہونے کو ہیں۔ چنانچہ اکثر وہ الہام اخبار بدر اور الحکم میں بھی شائع ہو گئے تب بعد اس کے ان بدقسمتوں کی سزا کا وقت آ گیا۔ اور یہ تین آدمی تھے۔ ...... پس خدا کے قہری طمانچہ نے تین دن کے اندر ہی ان کا کام تمام کر دیا۔ اور تینوں طاعون کا شکار ہو گئے۔ اور ان کی بلا ان کی اولاد اور اہل و عیال پر بھی پڑی۔ چنانچہ سوم راج نہ مرا۔ جب تک اس نے اپنی عزیز اولاد کی موت طاعون سے نہ دیکھ لی۔ یہ ہے پاداش ان شرارتوں [illegible]"

ان فقرات سے ظاہر ہے کہ قادیان میں اگر قیامت بھی بپا ہوئی۔ اور چیخوں اور نعروں کی آواز بھی سنائی دیتی تھی۔ تو ایسے ہی دشمنوں کی نہ یہ کہ دار المسیح اور دوسرے احمدیوں کی موت سے قیامت بپا ہوئی۔ اور چیخیں اور نعروں کی آواز احمدیوں کے گھروں سے سنائی دی۔ اب یہ کتنا بڑا مغالطہ ہے۔ کہ جو بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا اور نشان کے طور پر آریوں یا دوسرے ہندوؤں اور غیر احمدی مخالفوں اور دشمنوں کے متعلق ظہور میں آئی۔ اسے عام قادیان پر چسپاں کر دیا گیا۔ کیا اس سے طاعون جارف والی ہلاکت اور بربادی بخش تباہی ثابت ہوتی ہے۔ اور قادیان بالکل ویران ہو کر اس کے لئے فرار اور انتشار والی حالت وقوع میں آئی۔ یا مخالف علماء کی سمجھ پر پتھر پڑ گئے۔ کہ انہوں نے مغالطہ دہی سے کچھ کا کچھ بیان کر دیا۔

### قادیان کا خدا کی پناہ میں آنا

(۳) تیسرے مغالطہ کی بناء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فقرہ پر رکھی گئی ہے۔ کہ "اس جگہ زور طاعون کا بہت ہو رہا ہے۔ کل آٹھ آدمی مرے تھے"۔ بیشک یہ کلام حضرت اقدس ہی کا ہے۔ لیکن کیا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ قادیان میں طاعون کی یہ حالت طاعون جارف اور بربادی بخش اور باعث فرار و انتشار تھی ہرگز نہیں بلکہ محض مغالطہ ہے۔ اور اصل حقیقت وہی ہے۔ جس کے متعلق مغالطہ نمبر ۲ کے جواب میں اوپر تحریر کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کی نسبت حقیقۃ الوحی کے تتمہ صفحہ ۲۳۱، ۲۳۲ پر حضور نے خود بھی تحریر فرمایا ہے۔

"یہ پیشگوئی ہے جو بارہا میرے رسالوں میں درج ہو چکی ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم انہ آوی القریۃ۔ یعنی خدا اس طاعون کو اس قوم سے دور نہیں کریگا۔ اور اپنا ارادہ نہیں بدلے گا۔ جب تک لوگ اپنے دلوں کی حالت نہ بدلا لیں اور خدا انجامکار اس گاؤں کو اپنی پناہ میں لے لے گا۔ اور فرمایا کہ لولا الاکرام لھلک المقام۔ یعنی اگر میں تمہاری عزت کا پاس نہ کرتا تو میں اس تمام گاؤں کو ہلاک کر دیتا۔ اور ان میں سے ایک بھی نہ چھوڑتا۔ اور فرمایا ...... یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ انہ آوی القریۃ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کسی قدر عذاب کے بعد اس گاؤں کو اپنی پناہ میں لے لیگا۔ یہ معنے نہیں ہیں کہ ہرگز اس میں طاعون نہیں آئے گی۔ اوی کا لفظ عربی زبان میں اس پناہ دینے کو کہتے ہیں جب کوئی شخص کسی حد تک مصیبت رسیدہ ہو کر پھر امن میں آ جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الم یجدک یتیماً فآوی۔ یعنی خدا نے تجھے یتیم پایا اور یتیمی کے مصائب میں تجھے مبتلا دیکھا۔ پھر پناہ دی ..... غرض اوی کا لفظ ہمیشہ اس موقعہ پر آتا ہے۔ کہ جب ایک شخص کسی حد تک کوئی مصیبت اٹھا کر پھر امن میں داخل کیا جاتا ہے۔ یہی پیشگوئی قادیان کی نسبت ہے۔ چنانچہ صرف ایک دفعہ کسی قدر شدت سے طاعون قادیان میں ہوئی۔ بعد اس کے کم ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ اب کے سال ایک شخص بھی قادیان میں طاعون سے نہیں مرا۔ حالانکہ ارد گرد صدہا آدمی طاعون سے فوت ہو گئے"۔

خط کشیدہ فقرات سے ظاہر ہے کہ الہام انہ اوی القریۃ کے رو سے صرف ایک دفعہ کسی قدر شدت سے طاعون کا قادیان میں ہونا بھی الہامی صداقت کا نشان تھا۔ نہ کہ قابل اعتراض۔ پھر کیا یہ شدت احمدیوں کی طاعونی موت سے تعلق رکھتی ہے۔ یا کیا یہ صورت طاعون جارف اور بربادی بخش اور حد برداشت سے باہر اور باعث فرار و انتشار حالت سے تعبیر کئے جانے کے قابل ہے۔ اور ایسی ہی حالت میں ماسٹر محمد الدین صاحب کا طاعون میں مبتلا ہونے سے انہیں گاؤں سے باہر کھلی ہوا میں نکالا جس سے وہ اچھے ہو گئے اور اب تک خدا کے فضل سے زندہ اور بقید حیات موجود ہیں اور قادیان [illegible] شغل تعلیم دینے کا رکھتے ہیں۔

### طاعون کے خوف سے بھاگ کر آنے والے

(۴) چوتھا مغالطہ یہ ہے کہ جو عبارت نمبر ۳ کے مغالطہ کی تردید میں الہام انہ [illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آوی القریہ کی تصدیق اور تشریح میں حضرت اقدس کی طرف سے اس فقرہ میں پیش کی گئی۔ کہ "صرف ایک دفعہ کسی قدر شدت سے طاعون قادیان میں ہوئی اس شدت والے فقرہ کے مقابل ذیل کا فقرہ یعنی "آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا وہ بھی اچھا ہو گیا" پیش کر کے مغالطہ دیا گیا۔ حالانکہ طاعون زدہ کا باہر سے قادیان میں آکر اچھا ہونے کے مقابل ذیل کی عبارت پیش کرنا مناسب تھا۔ جو حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۴۳ پر بہ الفاظ ذیل مرقوم ہے۔ فرماتے ہیں۔

"رسالہ سراج منیر میں طاعون کے آنے کی نسبت یہ ایک پیشگوئی ہے۔ یا مسیح الخلق عدوانا یعنی اے وہ مسیح جو مخلوق کے لئے ہماری طاعون کی خبر لے پھر بعد اس کے سخت طاعون پڑی اور ہزارہا بندگان خدا طاعون سے ڈر کر میری طرف دوڑے گویا ان کی زبان پر یہی فقرہ تھا کہ یا مسیح الخلق عدوانا"

یہ ہے حقیقت اور اصل جواب اس مغالطہ کا جو باہر سے آنے والے طاعون زدہ کے اچھا ہونے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ جسے غیر احمدی علماء نے کچھ کا کچھ پیش کر دیا۔ یہ تو ایسا ہی ہے۔ جیسے کوئی لا تقربوا الصلوٰۃ کے فقرہ سے نماز پڑھنے کی نفی کا حکم پیش کر دے اور فویل للمصلین سے نماز پڑھنے والوں کے لئے ویل اور لعنت کو بطور دلیل پیش کرے۔ حالانکہ لا تقربوا الصلوٰۃ کے ساتھ وانتم سکاریٰ حتیٰ تعلموا ما تقولون کے الفاظ بھی ہیں۔ انہیں ترک کر کے صرف آدھا جملہ پیش کرنا شرارت ہے۔ اور دونوں جملوں کو ملا کر پڑھنے کا مطلب مکمل مضمون ہے۔

## دار مسیح موعودؑ کا محفوظ رہنا

(۵) پھر استفتاء صفحہ پر عربی کے الفاظ میں حضور فرماتے ہیں۔ "وقد هلكت نفوس كثيرة بالطاعون في قرية هذا العبد من يمين الدار ويسارها وصارها طعمته كثير من الناس من قربها وجوارها وما ماتت في دار ى فارة فضلاً عن الانسان ان في ذالك لاية لمن له عينان۔ یعنی قادیان میں میرے گھر کے دائیں بائیں طاعون سے کئی جانیں ہلاک ہوئیں اور کثرت کے ساتھ آدمی میرے گھر کے قرب وجوار میں طاعون کا طعمہ بنے اور میرے گھر میں ایک چوہیا بھی طاعون سے نہیں مری چہ جائیکہ میرے گھر میں انسانوں میں سے کوئی انسان طاعون سے مرتا۔ کیا اس واقعہ میں اُن لوگوں کے لئے جو آنکھیں رکھتے ہیں۔ کھلا کھلا اعجازی نشان میری صداقت کا ظاہر نہیں ہوا۔

یہ واقعہ بھی اس انہ آوی القریہ کے الہام کی تشریح والی عبارت کے متعلق ہے کہ ایک دفعہ شدت کے ساتھ طاعون ہوئی لیکن وہ بھی غیر مسلموں اور غیر احمدیوں کے متعلق جو قادیان کے اندر بدترین دشمن تھے۔ اور حضور کا گھر ان حالات میں بھی انی احافظ کل من فی الدار کی پُر بشارت وحی کے ماتحت ایسا محفوظ رہا کہ ایک چوہیا تک بھی گھر میں طاعون سے نہیں مری۔ پس اسی ایک دفعہ کی شدت بھی نشان ہے۔ اور بعد میں ایواء کا وقوع بھی نشان ہے۔ اور پھر دونوں صورتوں میں حضور اقدس کے گھر کا محفوظ رہنا بجائے خود بہت بڑا نشان صداقت ہے۔ ان واقعات پر اعتراض کرنا خود قابل اعتراض ہے۔ (ابو البرکات غلام رسول راجیکی)

# مظفر و منصور مسیح موعود

عیسائی رسالہ "اخوت" کے عید قیامت نمبر میں پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے کا ایک مضمون "زندہ فاتح مسیح" شائع ہوا ہے۔ پادری صاحب لکھتے ہیں۔

## حضرت مسیحؑ صرف انسان رسول تھے

"اگر وہ (مسیح) زندہ نہیں ہوا۔ اور دیگر انبیاء کی طرح زیر زمین دفن ہے۔ تو حضرت خلیل اللہ موسیٰ کلیم اللہ جیسے انبیاء اللہ میں اور ابن اللہ میں کوئی فرق نہ رہا۔ وہ محض نبیوں کی قطار میں ہی شمار کیا جا سکتا ہے۔ بڑی سے بڑی بات جو اس کے حق میں کہی جا سکتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ وہ ایک اولوالعزم اور جلیل القدر نبی تھا اور بس لیکن اگر وہ مردوں میں سے جی اٹھا ہے تو وہ موت پر غالب آیا ہے۔ اور سب پر روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا ہے۔ کہ ابن اللہ میں اور دیگر انبیاء میں بعد المشرقین ہے۔ پس وہ نبیوں کی صف میں کھڑا نہیں کیا جا سکتا۔"

کیا اچھا ہوتا اگر پادری صاحب موصوف اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں کوئی دلیل بھی دیتے۔ ورنہ یوں زبانی دعووں سے مسیح کی دوبارہ حیات ثابت نہیں ہو سکتی۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ محض ایک نبی اور انسان تھے۔ نہ کچھ اور۔ اور ایک عاجز بشر تھے۔ نہ کوئی بالا ہستی۔ بشری کمزوریاں اسی طرح ان کو گھیرے ہوئے تھیں جس طرح دیگر انسانوں کو۔ لیکن افسوس کہ غلو کرنے والوں نے ان کی طرف وہ صفات منسوب کر دیں۔ جو ان میں پائی نہ جاتی تھیں۔ اور وہ استعدادیں ان میں ثابت کرنے کی کوشش کی جن سے وہ بالکل خالی تھے۔ حضرت مسیحؑ تو بقول عیسائی صاحبان مر کر زندہ ہوئے۔ لیکن اگر بائیبل سے کچھ ایسے وجودوں کا ثبوت بھی مل جائے۔ جو بالکل ہی موت کے کوچہ سے نا آشنا رہے۔ تو کیا ان کو بھی پادری صاحب "ابن اللہ" تسلیم کریں گے اور کیا ان کے متعلق بھی یہ سرٹیفیکیٹ عطا فرمائیں گے "کہ وہ موت پر غالب آ گئے"۔

## بائیبل کے رو سے موت پر غالب آنیوالے

ملاحظہ ہوں۔ ذیل کے حوالجات

۱۔ پیدائش $\frac{5}{24}$ میں لکھا ہے "حنوک خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ اور غائب ہو گیا۔ اس لئے کہ خدا نے اسے لے لیا۔" اسی کی تشریح میں عبرانیوں $\frac{11}{5}$ میں لکھا ہے "ایمان ہی سے حنوک اٹھا لیا گیا تاکہ موت کو نہ دیکھے اور چونکہ خدا نے اسے اٹھا لیا تھا۔ اس لئے اس کا پتہ نہ ملا"

۲۔ ۲ سلاطین $\frac{2}{11}$ میں لکھا ہے۔ "اور ایسا ہوا کہ جونہی وہ دونوں بڑھتے اور باتیں کرتے چلے جاتے تھے تو دیکھا کہ ایک آتشی رتھ اور آتشی گھوڑوں نے درمیان آ کے ان دونوں کو جدا کر دیا۔ اور ایلیاہ بگولے میں ہو کر آسمان پر جاتا رہا۔"

۳۔ عبرانیوں $\frac{7}{3}$ میں ہے "یہ (ملک صدق شلیم کا بادشاہ) بے باپ بے ماں بے نسب نامہ ہے۔ نہ اس کی عمر کا شروع نہ زندگی کا آخر بلکہ خدا کے بیٹے کے مشابہ ٹھہرا۔"

مندرجہ بالا حوالجات سے ثابت ہے کہ حنوک ایلیاہ اور ملک صدق فوت نہیں ہوئے۔ پادری صاحب انکے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ کیا یہ بزرگ موت پر غالب آئے یا حضرت مسیحؑ جو بقول ان کے کچھ عرصہ کیلئے مر گئے تھے اور موت ان پر غالب آ گئی تھی جس پر موت آ جائے وہ محض انسان ہوتا ہے۔ نہ کہ کوئی بالاتر ہستی۔

## مردہ زندہ نہیں ہو سکتا

اس کے علاوہ اگر حضرت مسیحؑ جسمانی رنگ میں واقعی مر گئے تھے تو اسی جسم کے ساتھ پھر زندہ نہیں ہو سکتے کیونکہ کتاب مقدس میں لکھا ہے۔ (۱) حضرت داؤد فرماتے ہیں۔ "سو اب تو وہ (حضرت داؤد کا لڑکا) مر گیا۔ پس میں کس لئے روزہ رکھوں؟ کیا میں اسے اپنے پاس پھر لا سکتا ہوں؟ میں اس پاس جانے والا ہوں۔ پر وہ مجھ پاس آنیوالا نہیں۔" ۲ سموئیل $\frac{12}{23}$

۲۔ "اسی طرح جو گور میں اترا پھر اوپر نہ آئیگا اور پھر اپنے گھر کو نہ پھریگا۔ اور اس کا مکان اسے پھر نہ پہچانیگا۔" ایوب $\frac{7}{10}$

۳۔ "اس لئے کہ زندے جانتے ہیں کہ ہم مرینگے پر مردے کچھ بھی نہیں جانتے اور ان کیلئے اور کچھ اجر نہیں کیونکہ ان کی یادگاری جاتی رہی۔ ان کی محبت بھی اور عداوت اور ان کا حسد اب موقوف ہوئے اور تا ابد ان سب کاموں میں جو سورج کے نیچے کئے جاتے وہ ہرگز شامل نہ ہونگے نہ بخرہ پائینگے۔" واعظ $\frac{9}{5-6}$

## حقیقت کیا ہے

پس اگر حضرت مسیحؑ واقعی صلیب پر فوت ہو گئے تھے تو مندرجہ بالا حوالجات کی رو سے وہ دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتے۔ درحقیقت صداقت دیکھیے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## فوج میں بھرتی ہونیوالے اور ان کے والدین کے لئے ضروری اعلان

جو دوست فوج میں بھرتی ہوئے ہوں۔ اگر وہ ایسی جگہ مقیم ہیں۔ جہاں کہ جماعت قائم ہو چکی ہے۔ تو وہ اپنا چندہ جماعت مقامی کے ذریعہ بھجوائیں۔ ورنہ مرکز میں اطلاع دیکر براہ راست بھیجنے کی منظوری حاصل کر لیں۔ اگر براہ راست بھیجنے میں کوئی روک ہو۔ تو اپنے والدین کے ذریعہ چندہ مرکز میں ارسال کرنے کا مناسب انتظام فرمائیں۔

نیز جماعت کے عہدیداران کو بھی اس امر کی پوری نگرانی کرنی چاہیئے۔ کہ ان کی جماعت کے جو دوست فوج میں ملازم ہیں۔ وہ ان کے والدین کے ذریعہ ماہوار چندہ کی وصولی کریں۔ اور جس جس جماعت سے کوئی دوست فوج میں بھرتی ہو کر گئے ہوں۔ وہاں کی جماعت کے سکرٹری صاحب مال فوری طور پر ایسے دوستوں کی فہرست معہ مکمل پتوں کے ارسال فرمائیں۔ اور وضاحت سے تحریر فرمائیں کہ ان میں سے کون کون سے دوستوں کی طرف سے چندہ مل رہا ہے۔ یا جن دوستوں سے چندہ وصول نہ ہو رہا ہو ان سے راست وصول کرنے کے بارہ میں مناسب کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔ (ناظر بیت المال)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

978

نے آکر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہ ہوئے تھے۔ بلکہ بیہوشی کی حالت میں اتار لیے گئے۔ اور دیگر انبیاء کی طرح وہ اپنی طبعی عمر پاکر فوت ہوئے۔ باقی پادری صاحب کا یہ کہنا۔ کہ شاگردوں کی بزدلی کی حالت کا یکدم بدل جانا قیامت مسیح کی دلیل ہے۔ بالکل بودی بات ہے۔ اور اس کا جواب گذشتہ مضامین میں دیا جا چکا ہے۔ حضرت مسیحؑ کے حواری خدا کی قدرت اور اسکی حکمت کو دیکھ کر کہ اس نے کس طرح ان کے آقا کو موت کے منہ سے بچا لیا۔ مضبوط دل ہوئے۔ حضرت مسیح نے بھی ان کی بزدلی پر ان کو ملامت کی۔ اور آئندہ کے لئے جوانمردی بننے کی تلقین کی۔ جس کے نتیجہ میں انہوں نے ایمانی جرأت دکھائی۔

## ناکام کون رہا؟

اپنے مضمون کے اخیر میں پادری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حملہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ آپ نے اپنی ساری عمر اسی کوشش میں صرف کر دی۔ کہ مسیح مردوں میں سے جی نہیں اٹھا۔ اور دوسرے انبیاء کی طرح مر گیا۔ لیکن ناکام چلے گئے۔ اور خود ہمیشہ کے لئے قبر میں سو گئے۔

اسلام کا وہ جری پہلوان جس نے اپنی قوت قدسیہ سے ایک عالم کو زندہ کر دیا۔ وہ مقدس مسیح جس کے انفاس طیبہ سے ہزاروں روحانی مردے زندہ ہو گئے۔ اور ایک جہان اس خورشید نبوت کی ضیا پاش کرنوں سے منور ہوا۔ جس کے نام پر آج لاکھوں انسان اپنا ذرہ ذرہ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور جسکی کامیابیوں پر غیروں کی شہادتیں موجود ہیں۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ وہ "دم واپسین حسرت کے ساتھ اپنی زندگی کا مشن پورا کئے بغیر ناکام اور نامراد چل بسا"۔ روز روشن میں آفتاب عالمتاب کے وجود سے انکار کرنا ہے۔

پادری صاحب! غور کیجئے کیا وہ ناکام فوت ہوا؟ جس نے اپنے شاگردوں کو تاج و تخت دینے کا وعدہ کیا۔ لیکن دم واپسین حسرت کے ساتھ یہ کہتا ہوا اس جہان سے چلا گیا۔ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ اور اس کے شاگرد حسرت کے ساتھ کہتے رہ گئے" ہم کو امید تھی۔ اسرائیل کو یہی مخلصی دیگا۔ لوقا ۲۴/۲۱ جس کی ساری زندگی کا کارنامہ صرف بارہ شاگرد تھے۔ اور مصیبت کے وقت وہ بھی اسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ جس نے کہا تھا۔ میں دنیا پر غالب آیا ہوں (لوقا) لیکن یہود نامسعود کے ہاتھوں بری طرح مغلوب ہوا۔ اور پھانسی دے دیا گیا۔ یا وہ جس نے قدوسیوں کی ایک جماعت اپنی یادگار چھوڑی۔ اور جو اپنے رب کے پاس فرحاں و خنداں ایسی حالت میں گیا۔ کہ لاکھوں انسان اس پر درود بھیج رہے تھے۔ تمام دنیا نے کوشش کی۔ کہ وہ اپنے مقصد میں ناکام رہے۔ لیکن خدا نے اس کو بامراد کیا۔ اور بانیل مرام اپنے پاس بلایا۔ لوگوں نے اس کے قتل کے منصوبے کئے۔ لیکن خدا نے اس کی حفاظت کی۔ اور اس کا بال بیکا نہ ہونے دیا۔ اور آج اسی کے خدام ہیں۔ کہ جو دنیا پر غالب آرہے ہیں کیونکہ خدا کے پاک مسیحؑ نے وہ دلائل ان کے ہاتھوں میں دیئے ہیں۔ کہ دنیا انکا مقابلہ نہیں لا سکتی۔ پادری صاحب کہتے ہیں حضرت مرزا صاحب مسیح ناصری کی وفات ثابت نہ کر سکے۔ مگر دنیا کے لاکھوں انسان آج تسلیم کرتے ہیں۔ کہ واقعی حضرت مسیحؑ وفات طبعی سے فوت ہو گئے۔ اور ان کی قبر کشمیر میں موجود ہے۔ (نور الحق انور)

---

# شہد۔ فیہ شفاء للناس

**کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص**
**کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا** (حضرت مسیح موعودؑ)

اللہ تعالے نے دنیا میں کوئی چیز بے فائدہ نہیں پیدا کی۔ ہر ذرہ عالم کی پیدائش کی خاص غرض معرفت الٰہی ہے۔ اور ہر ایک کے ہزار ہا فوائد ہیں۔ سوچنے اور غور کرنے والے قلوب سے بے اختیار آواز نکلتی ہے۔ کہ ربنا ما خلقت ھٰذا باطلاً

شہد ہی کو لیجئے۔ ایک ہندو حکیم جگل کشور صاحب نے دو حصے کتاب "رام تیرتھ" لکھی ہے۔ اس کے پہلے حصہ میں صفحہ ۴۸ پر آج سے ڈیڑھ ہزار سال پہلے کی بیان کردہ قرآنی سچائی (فیہ شفاء للناس) شہد میں لوگوں کے لئے بہت فائدے ہیں کے ثبوت میں چند ایک باتیں پیش کی ہیں۔ جو درج ذیل کی جاتی ہیں:۔

"شہد تاثیر میں ٹھنڈا۔ ہلکا۔ زود ہضم۔ کھانے میں بہت میٹھا۔ من کو بھاتا۔ فضلات کو باندھتا ہے۔ کف کو نکالتا ہے۔ آنکھوں کے لئے اکسیر ہے۔ بھوک کو بڑھاتا ہے۔ سُر کو میٹھا کرتا ہے۔ گھاؤ اور پھوڑے پھنسی کو صاف کرتا ہے۔ اور بھرتا ہے۔ نس اور ناڑیوں کو غلاظت سے صاف رکھتا ہے۔ اور رنگ و بو کو نکھارتا ہے۔ بدن میں طاقت اور سبکی لاتا ہے۔ دماغ کو قوت دیتا ہے اور ویریہ کو بڑھاتا ہے۔ کوڑھ۔ بواسیر صفرا۔ کف۔ بلغم۔ پیاس۔ قے۔ دمہ کھانسی۔ ہچکی۔ جلن۔ آنتوں کے کیڑے خون سے متعلق تمام امراض دق۔ سل میں نہایت مفید ہے۔ کچھ کچھ وات (سودا) پیدا کرتا ہے"۔

یہ ایک یوگ واہی ہے۔ جس چیز کے ساتھ ملا کر دیا جائے۔ اسے اپنا کر اسکی تاثیر بڑھاتا ہے۔ ہندوؤں کا کونسا ایسا تہوار ہے۔ کونسا ایسا سنسکار ہے۔ جس میں شہد استعمال نہ ہوتا ہو۔ ویدوں میں یہ لفظ "مدھو" سو بار استعمال ہوا ہے۔ قرآن میں بھی اس کا ذکر خیر ہوا ہے۔ فیہ شفاء للناس۔ یعنی شہد سے انسان کی کئی بیماریاں شفا پاتی ہیں۔

جن لوگوں کی چربی بہت بڑھ گئی ہو۔ ہمیشہ قبض کی شکایت رہتی ہو۔ یا آنتوں میں کیڑے پڑ گئے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ کھانے کے ساتھ یا دودھ میں ایک چمچہ شہد روزانہ استعمال کیا کریں۔

جب کبھی چھوت چھات کی بیماری کا دور دورہ ہو۔ تو اس سے بچنے کے لئے اس کا استعمال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ شہد میں جراثیم مارنے کی طاقت پائی جاتی ہے۔ آنکھوں کی کوئی بیماری ہو۔ شہد میں سلائی ڈال کر انجن کیجئے۔ پاکیزگی آجائے گی۔ اور بیماری دور ہو جائیگی۔ دمہ۔ کھانسی۔ تپ دق۔ جیسی دل اور پھیپھڑوں کی بیسیوں بیماریوں میں شہد کا استعمال بہت مفید پایا گیا۔

جب بیماریوں میں وزن کم ہو جاتا ہے۔ وہاں یہ جادو کا کام دیتا ہے۔ دودھ اور شہد ملا کر پینے سے جسم میں خوب طاقت آتی ہے۔ جو لوگ انہیں روزانہ استعمال کرتے ہیں۔ ان پر کسی بیماری کا جلد اثر نہیں ہوتا۔ تکان اور درماندگی دور کرنے کے لئے تو یہ ایک ہی چیز ہے۔

(محمد ابراہیم واقف تحریک جدید)

# گنج مغلپورہ میں احمدیوں کے خلاف مخالفین کی فتنہ پردازی

۱۷ جون ۱۹۴۵ء کی رات کو اہلحدیثوں نے ایک سازش کے ماتحت جلسہ کر کے کچھ لوگوں سے تقریریں کرائیں۔ جن میں انہوں نے احمدیت کے خلاف سخت گند اچھالا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور آپ کی جماعت کو شدید گندی گالیاں دیں۔ اور بے بنیاد الزامات لگائے۔ اہلحدیثوں کے مولوی محمد یوسف نے اپنے جلسہ میں کہا۔ ہم نے نوجوانوں سے یہ تقریریں کسی خاص مصلحت کے ماتحت کرائی ہیں۔ ان اعتراضات کے جواب میں ہماری طرف سے ۱۸ جون کی شام کو مسجد احمدیہ میں جلسہ کیا گیا۔ تین تقریروں کے بعد جب عبد الستار صاحب قمر اجنالوی نے اپنی تقریر شروع کی۔ تو اہلحدیثوں کے ساتھ چند بازاری آدمیوں نے مل کر *

* شور و غل مچانا شروع کر دیا۔ اور نعرے لگائے اس کے باوجود قمر صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھی۔ لیکن مفسدین نے شور و غل کے ساتھ ہماری مسجد میں مٹی کے ڈھیلے۔ روڑے اور خربوزوں کے گندے چھلکے پھینکے۔ جس پر صاحب صدر شیخ محمد لطیف صاحب ایڈووکیٹ نے انہیں پر امن رہنے کی تلقین کی۔ ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ آخر جب ان کی شرارت بہت بڑھ گئی۔ اور حملہ کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ تو پولیس کو اطلاع دی گئی۔ اور اس کے آنے پر بھی مفسدین نے اپنے رویہ میں کوئی تبدیلی نہ کی۔ اس سلسلہ میں پولیس چند آدمیوں کو جو فساد کرانے میں پیش پیش تھے۔ تھانہ میں لے گئی۔ اور ساتھ ہی ہماری جماعت کے چند معززین کو بھی۔ پولیس کے روبرو مفسدین نے پر امن رہنے کا اقرار کیا۔ اور اس پر انہیں چھوڑ دیا گیا۔ لیکن جب وہ تھانہ سے باہر آئے۔ تو بازار میں آکر ایک مولوی محمد حنیف ندوی نے انکو بھڑکایا۔ اور چند قانون شکن الفاظ کہے گئے

گیا ہے۔ کہ انہوں نے انبیاء علیہم السلام کی توہین کی۔ ہم حکومت کے ذمہ وار افسران کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ ان لوگوں کے جھوٹے اور سراسر غلط پراپیگنڈا کو کوئی وقعت نہ دیں۔ اور ان کی امن شکن کارروائیوں کے انسداد کی طرف متوجہ رہیں۔ یہ سارا شور و شر محض اس لئے کیا گیا کہ انتظامی حکام اور قیام امن کے ذمہ دار افسروں کو مرعوب کر کے احمدیوں پر مزید ظلم کریں۔ اور ہر ممکن طریق سے نقصان پہنچائیں۔ یہ بات حکام کو خاص طور پر پیش نظر

## تبلیغ کا کام گداگروں، بھک منگوں اور بھوکوں کا کام ہے جن کے پاس کوئی اور کام نہ ہو؟

ہماری جماعت کا ایک حصہ شاید یہ سمجھتا ہے کہ تبلیغ کرنا صرف مبلغوں کا کام ہے۔ اور ہم اس کام سے آزاد ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ مبلغوں کے ذریعہ دنیا میں تبلیغ کرنے کے لئے ہمیں لاکھوں مبلغوں کی ضرورت ہے اور واقع یہ ہے کہ ہمارے پاس اس وقت ایک سو مبلغ بھی موجود نہیں اور مبلغ تیار ہونے کی سالانہ تعداد نہایت ہی قلیل ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"تین تین یا سات سات مبلغوں کے تیار ہونے سے ہم ساری دنیا میں کیا تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت کا بیشتر حصہ تبلیغ کو گداگروں۔ بھک منگوں اور بھوکوں کا کام سمجھتا ہے۔ جن کو اور کوئی کام نہ ہو۔ اگر یہی سستی رہی اور یہی غفلت رہی۔ اگر یہی افکار رہے کہ دین کے کام کرنا غریبوں کا کام ہے اور امراء دین کے کاموں سے غافل رہے۔ تو یہ چیز خدا تعالیٰ کے عذاب کو بلانے کا موجب ہوگی۔ اور دنیا ختم نہیں ہوگی کہ کفار کو مارنے کی بجائے خدا تعالیٰ کے فرشتے پہلے ایسے لوگوں کو چن چن کر ماریں گے۔ جو دین میں داخل ہوئے۔ مگر پھر دین کی کوئی پروا نہ کی۔ اور دین کی خدمت کے لئے کوئی کام نہ کیا۔"

**اگر آپ کے دل میں** دین کی تبلیغ کا جوش ہے۔ اور آپ محسوس کرتے ہیں کہ غفلت کو چھوڑ کر اب کچھ کام کرنا چاہیئے۔ تو آپ کو حضور کی ہدایت کے مطابق

### اپنے غیر احمدی رشتہ داروں میں پورے جوش اور سرگرمی سے تبلیغ کرنی چاہیئے

اور انہیں احمدی بنا کر ہی دم لینا چاہیئے۔ آپ میں سے ہر ایک کو خواہ وہ امیر ہے یا غریب ــــ عورت ہے یا مرد ــــ جوان ہے یا بوڑھا ہر مہینہ یہ محاسبہ کرنا چاہیئے کہ اس کے ذریعہ کتنے نئے افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔

مئی میں جن دوستوں کے ذریعہ نئی بیعتیں ہوئی ہیں ان کی فہرست درج ذیل نقشہ کی صورت میں پیش ہے۔ احمدیت کی اصل ترقی یہی ہے کہ جلد جلد لوگ احمدیت میں داخل ہوں تا جلد ہی اسلام دنیا میں غالب ہو جائے۔ اور وہ احمدی جو اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ ان کا نام انشاء اللہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔ خدا تعالیٰ نے چاہا تو ایسے نقشے ماہوار شائع ہوا کریں گے۔ کوشش کیجئے کہ آئندہ ماہ آپ کا نام بھی اس مبارک فہرست میں ہو۔ نور الدین منیر انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری

| نام تبلیغ کنندہ | تعداد بیعت | نام تبلیغ کنندہ | تعداد بیعت | نام تبلیغ کنندہ | تعداد بیعت |
|---|---|---|---|---|---|
| ولی محمد صاحب قریشی مسجد فضل قادیان | ۱ | حکیم محمد اکرم صاحب اوچ شریف ریاست بہاولپور | ۱ | میجر محمد اشرف صاحب بابوگڑھ چھاؤنی میرٹھ | ۱ |
| شیخ نیاز محمد صاحب ناظم حفاظت خاص ؍؍ | ۱ | ماسٹر علم دین صاحب بزمان منڈی ملتان | ۱ | مرزا عبدالقیوم صاحب ہربنس پورہ | ۱ |
| حمید احمد صاحب سٹار ہوزری ورکس ؍؍ | ۲ | محمد یوسف صاحب پلیڈر | ۱ | غلام مصطفیٰ صاحب پوسٹمین رحیم یار خان | ۱ |
| چوہدری غلام دستگیر صاحب ٹاؤن کمیٹی ؍؍ | ۱ | شیخ اللہ جوایا صاحب آگرہ | ۱ | شیخ محمود الحسن صاحب - خان پور ملکی بہار | ۳ |
| صوفی منشی علی محمد صاحب دارالفتوح ؍؍ | ۱ | غلام محمد صاحب امیر جماعت سید والہ | ۱ | جمعدار محمد عبداللہ صاحب A.B.P.O No.12 | ۳ |
| محمد احمد خان صاحب نعیم انسپکٹر بیت المال | ۹ | حکیم شیر محمد صاحب سکرٹری تبلیغ سید والہ | ۱ | مسعود احمد صاحب کلرک پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ کپور تھلہ | ۱ |
| محمد شجاعت علی صاحب انسپکٹر بیت المال | ۱ | ناصر احمد صاحب جانگریاں۔ سیالکوٹ | ۱ | حفیظہ بیگم صاحبہ کوئنہ کاٹیج بالو گنج شملہ | ۱ |
| سید محمد حسین صاحب آفس قانون گوئی سیالکوٹ | ۲ | محمد یونس صاحب آرڈیننس فیکٹری امرتسر | ۱ | عبدالمطلب صاحب سکرٹری اسٹیٹ پراونشل ایسوسی ایشن بنگال | ۲ |
| فضل محمد خان صاحب سکرٹری تبلیغ کانپور | ۴ | قریشی بشیر احمد صاحب میرٹھ | ۱ | بابو محمد شفیع صاحب احمدی لاہور چھاؤنی | ۱ |
| محمد ابراہیم صاحب پٹواری جویہ بنگلہ ضلع ملتان | ۱ | عبدالحی صاحب منشی کاٹھ گڑھ ہوشیارپور | ۱ | فاطمہ صاحبہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ نابھ سٹیٹ | ۱ |
| ثاقب صاحب زیروی | ۱ | منشی غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت رینالہ سٹیٹ ضلع منٹگمری۔ | ۳ | عبدالاکبر خان صاحب دارالفضل قادیان | ۱ |

Digitized By Khilafat Library Rabwah

## وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

**نمبر ۸۲۲۴** منکہ عائشہ بی بی زوجہ غلام محمد احمدی قوم کھوجہ عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۵ء ساکن تلہ عالی ڈاکخانہ مرالی والہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۴/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان منڈی کامونکی میں ہے۔ قیمتی ۲۰۰۰/- روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ حق مہر ۳۲/- روپے ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو جائیداد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے پر جسقدر ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ سلائی کا کام کرتی ہوں جسکی آمدنی غیر معین ہے۔ متین میرے خاوند کی ہے آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بھی ادا کرتی رہوں گی۔ الامۃ عائشہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد شیخ غلام محمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا

**نمبر ۸۳۷۲** منکہ نور زینب زوجہ چوہدری محمد شفیع صاحب قوم ارائیں عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن نیا میانہ پورہ شرقی سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۴/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد مکان پختہ موسومہ سلیم منزل قیمتی اصل لاگت ۸۰۰۰/- روپیہ حق مہر وصول کر چکی ہوں زیور بھی کوئی نہیں۔ میں اس مکان کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی الامۃ:- نور زینب موصیہ۔ گواہ شد سید الحق رامہ سیکرٹری وصایا دہلی۔ گواہ شد محمد شفیع خاوند موصیہ

**نمبر ۸۳۸۷** منکہ جلال الدین احمد ولد ستار الدین قوم احمدی پیشہ مزدوری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک گھوڑا قیمتی ۴۰/- روپے اور میری کوئی جائیداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد بیس روپے ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد جلال الدین احمد دارالرحمت بقلم خود مطیع اللہ ہشتم اے۔ گواہ شد۔ محمد عبداللہ خان موصی۔ گواہ شد علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

**نمبر ۸۴۰۸** منکہ غلام فاطمہ زوجہ شیخ غلام محمد صاحب دکاندار قوم منہاس راجپوت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن نارووال حال محمود آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ کنری ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر مبلغ ۲۰۰/- روپے ہے۔ جو کہ بذمہ خاوند واجب الوصول ہے اور مشین سلائی قیمتی ۶۰/- روپے چوڑی کلپ طلائی قیمتی ۶۰/- روپے کلنٹے طلائی ۳۴/- روپے۔ انگوٹھی طلائی ۲۰/- روپے میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ غلام فاطمہ موصیہ گواہ شد:- شیخ غلام محمد دکاندار خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- عبداللہ سیکرٹری مال

Digitized By Khilafat Library Rabwah


### یاقوتی گولیاں

جو ہر قسم کی کمزوری کے لئے مفید و مجرب ہیں ہر مزاج اور ہر موسم میں استعمال کی جاسکتی ہیں فی خوراک دو روپے آٹھ آنے ملنے کا پتہ

**حکیم کرم الٰہی دین محمد**

پروپرائٹر احمدیہ دارالشفا۔ گوجرانوالہ

### اکسیر خارش

پرانی سے پرانی خارش۔ داد۔ چنبل خشک ہو یا تر۔ اس کے چار دن کے استعمال سے غائب ہوجاتے ہیں۔ ایک دفعہ آزمائش کر دیکھیں۔ فی ڈبیہ 1/4/- علاوہ محصولڈاک

**حمیدیہ فارمیسی قادیان**

### آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سردرد کے مریض سستی کاشکار اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو

**سرمہ ممیرا خاص**

استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ ۸ چھ ماشہ ۵ تین ماشہ ۲ ملنے کا پتہ

**دواخانہ خدمتِ خلق قادیان**

### ہومیوپیتھک دوائیاں

ہمارے پاس ہر قسم کی

**بایوکیمک** اور **ہومیوپیتھک**

دوائیاں مل سکتی ہیں۔ امریکہ سے تازہ مال ابھی آیا ہے۔ پرائس لسٹ مفت

**ڈاکٹر مہندرو اینڈ کمپنی**

ہومیوپیتھک کیمسٹس ۱۷ اے ریلوے روڈ لاہور

### چرمی مصنوعات

زنانہ و مردانہ خوبصورت بٹوے۔ گھڑیوں کے پٹے۔ کرکی بیلٹیاں۔ چمڑے کے اعلیٰ درجہ کے سوٹ کیس۔ وانچی کیس اور چمڑے کی دوسری فینسی اشیاء ہم سے خریدیئے۔ ایجنسی کے خواہشمند احباب ہم سے خط و کتابت کریں۔

جیم لیدر انڈسٹریز

2/5 HABIB MANSION
CHARNI ROAD
BOMBAY-4

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**شملہ** ۲۵ جون۔ آج دوپہر کو ۱۱½ بجے تاریخی کانفرنس وائسریگل لاج میں شروع ہو گئی۔ مسٹر گاندھی جی کے علاوہ سب مدعوین کانفرنس میں موجود تھے۔ آپ اس میں شامل نہیں ہو رہے۔ مگر آپ اس کے خاتمہ تک شملہ میں ہی رہینگے۔ تاکہ اگر کوئی ضرورت پڑے۔ تو صلاح و مشورہ دے سکیں۔ کانفرنس کے شروع ہونے سے پہلے پرائیویٹ سیکرٹری اور لیڈی ویول نے سب نمائندوں سے حضور وائسرائے کو متعارف کیا۔ کانفرنس کے شروع ہونے سے پہلے وائسرائے نے اخباری نمائندوں سے بھی ملاقات کی اور کہا۔ کہ جس قدر بھی سہولتیں ممکن ہو سکیں۔ وہ آپ کو بہم پہنچائی جاویںگی۔ اور میں آپ لوگوں سے امید کرتا ہوں۔ کہ خبروں کے شائع کرنے میں پوری پوری ذمہ داری سے کام لینگے۔

**لنڈن** ۲۵ جون۔ مسٹر ایمری نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اگر ہندوستانی لیڈروں نے ویول سکیم کو منظور کر کے ملک کی باگ ڈھور اپنے ہاتھ میں لے لی۔ تو ہندوستان کو ترقی کے بڑے بڑے مواقع ملیں گے۔ لیکن اگر ہندوستانیوں نے ایسا نہ کیا۔ تو اس سے ہندوستان کو بڑا نقصان پہنچے گا۔

**واشنگٹن** ۲۵ جون۔ امریکن چھاپہ مار دستے لوزان میں ایک اور جگہ پر اتر پڑے ہیں۔ کچھ اور دستے اکاگرایہ کے رستوں سے ملنے کے لئے بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اب ان میں صرف ۸ میل کا فاصلہ رہ گیا ہے۔

**واشنگٹن** ۲۵ جون۔ فلپائن میں اس وقت تک چار لاکھ جاپانیوں کو موت کے گھاٹ اتارا جا چکا ہے۔ اور ۹ ہزار کو قیدی بنا لیا گیا ہے۔

**لاہور** ۲۵ جون۔ سول سپلائی افسر نے اعلان کیا ہے۔ کہ مارچ اور اپریل کے لئے ضلع لاہور کو ۱۳۵۰ گانٹھ موٹے کپڑے کا اور ۱۶۲۳ گانٹھ فائن کپڑے کا کوٹا ملا ہے اس میں سے ۴۰ فی صدی کپڑا دیہاتی رقبہ میں جائیگا۔

**لاہور** ۲۵ جون۔ گورنمنٹ پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ پنجاب کے چار شہروں لاہور۔ امرتسر۔ راولپنڈی اور شملہ میں یکم جولائی سے کھانڈ کے راشن میں کمی کر دی جائے گی۔ یکم جولائی کے بعد ۲½ چھٹانک کی بجائے ۲ چھٹانک فی کس کے حساب سے راشن ملے گا۔

**واشنگٹن** ۲۵ جون۔ برطانیہ میں آٹھویں امریکی ہوائی فوج کے کمانڈر لیفٹیننٹ ڈوسٹل نے انکشاف کیا۔ کہ وہ جلد ہی بحرالکاہل جا رہے ہیں۔ تاکہ جاپان پر جرمنی سے دگنا تیز رفتاری سے بمباریوں کا پروگرام شروع کر سکیں۔ بیسویں امریکی ہوائی فوج ان سے تعاون کرے گی۔ یہ دونوں فوجیں واشنگٹن کے مشترکہ چیف آف سٹاف کمیٹی کے ماتحت ہوں گی۔ آپ نے کہا۔ کہ جاپان کو بمباریوں سے جرمنی کی نسبت بہت آسانی سے تباہ کیا جا سکے گا۔ میجر جنرل کرٹس سیما کے اس بیان کے متعلق کہ ۱۹۴۶ء کے آخر تک جاپان میں کچھ باقی نہیں رہے گا۔ آپ نے کہا۔ کہ ہم جرمنی کی نسبت دگنی تیز رفتاری سے بمباریاں کرینگے۔

**ماسکو** ۲۵ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پولینڈ سے متعلق کانفرنس کامیاب ہو گئی ہے۔ اور پولینڈ میں ساری پارٹیوں کے نمائندوں کی گورنمنٹ قائم کرنے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ کانفرنس کے فیصلے کے مطابق وارسا گورنمنٹ میں توسیع کر دی جائیگی۔

**نیویارک** ۲۵ جون۔ امریکہ میں ۵۰ ہزار مزدور بیکار ہیں۔ ہڑتالوں کی وجہ سے جنگی کارخانوں میں بہت کم کام ہو رہا ہے۔ نوریاستوں کی ٹرانسپورٹ کمپنیوں میں بھی ہڑتال ہے۔ جس کی وجہ سے ۶۰ ہزار مسافروں کو ادھر ادھر لے جانے کا کوئی انتظام نہیں ہو سکتا۔ خوراک کی ترسیل اور دوسری اشیاء کی نقل و حرکت میں سخت مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ ربڑ کمپنیوں کے ۱۶۷۰۰ مزدور ہڑتال کئے بیٹھے ہیں۔ جس کی وجہ سے بحری بری اور فضائی محکموں کی گاڑیوں کے لئے ٹائروں اور ٹیوبوں کی سپلائی بند ہو گئی ہے۔ جنگی کارخانوں کے ۱۱ ہزار مزدور بیکار ہیں۔

**واشنگٹن** ۲۵ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بریگیڈیئر جنرل اوکی ناوا کی لڑائی میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ آپ ۹۶ ڈویژن کے اسسٹنٹ کمانڈر تھے۔ پرل ہاربر کے واقعہ سے اب تک ۱۸ جرنیل لڑائی میں مارے گئے ہیں۔

**چنگنگ** ۲۵ جون۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ چینیوں نے لوچو کے ہوائی اڈے پر حملہ کر دیا ہے۔

**نیویارک** ۲۵ جون۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپانیوں نے کوانگ سی میں ایک نیا حملہ کر کے چینی فوجوں کو صوبے کے اندرونی حصے کی طرف دھکیل دیا ہے۔

**لنڈن** ۲۵ جون۔ جرمنی کے امریکن ہیڈکوارٹر میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ میونک یونیورسٹی کی بے شمار نادر کتابوں کا ذخیرہ امریکنوں کے ہاتھ آیا ہے۔ جس کی قیمت کئی لاکھ ڈالر ہے۔

**ہاگ** ۲۵ جون۔ ڈچ فوجوں کے کمانڈر نے کہا ہے۔ کہ جاپان کی ڈیڑھ کروڑ فوج موجود ہے۔ ان فوجوں کے کمانڈر بالکل مطلق العنان ہیں۔ اور انہیں ہدایت مل چکی ہے۔ کہ اگر جاپانی ہائی کمان یا جاپان کی فوج ہتھیار بھی ڈال دے۔ تو بھی وہ اتحادیوں سے بدستور لڑتے رہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ ایسے حالات میں جاپان کی جنگ سالہا سال تک جاری رہیگی۔

**لنڈن** ۲۵ جون۔ مسٹر چرچل نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے سوشلزم کے خلاف زبردست نفرت کا اظہار کیا۔ آپ نے کہا۔ کہ برطانیہ ایک خطرناک مرحلے سے گزر رہا ہے۔ جب تک میرے ہوش و حواس نے میرا ساتھ دیا۔ میں برطانوی عوام کی راہنمائی کروں گا۔ اور انہیں خطرات سے بچنے کے لئے مشورے دیتا رہونگا۔ لیکن عوام کو ایک منٹ کے لئے بھی یہ تصور نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ میں سوشلزم کا جوا عوام کی گردن میں ڈال دونگا۔ کیونکہ اگر برطانوی عوام پر سوشلزم مسلط ہو گئی۔ تو اس سے برطانیہ کی ساری آزادی مٹی میں مل جائیگی۔ اور سارا پارلیمنٹری سسٹم ملیامیٹ ہو جائے گا۔

**دمشق** ۲۵ جون۔ شام و لبنان کے وزراء اعظم نے دمشق میں کانفرنس منعقد کی۔ کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ عرب لیگ کے اصولوں پر عمل کیا جائے۔ فرانسیسی سول سروس کو ختم کر دیا جائے۔ فرانسیسی فوجی افسروں سے کمان لے لی جائے۔ اور فرانسیسی فوجوں کو ملک سے نکال دیا جائے۔ فرانس کو کسی صورت میں کوئی رعایت نہ دی جائے۔ برطانیہ اور دوسرے ملکوں کو بھی شام و لبنان سے اپنی فوجیں نکال لینی چاہئیں۔

**لنڈن** ۲۵ جون۔ ۴۵۰ امریکن بمباروں نے جاپان خاص کے جزیرے ہانشو کے چھ مشہور جنگی مقامات پر بمباری کی۔ اتحادی طیاروں نے بحری اسلحہ خانوں اور طیارہ ساز فیکٹریوں کو اپنے بموں کا نشانہ بنایا۔ اتحادی طیاروں نے ڈچ ایسٹ انڈیز پر بھی بمباری کی۔ جاپان ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ اتحادی طیاروں نے سماٹرا کے کئی مقامات پر بم برسائے۔ یہ حملہ ایک گھنٹے تک جاری رہا۔ اتحادی ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ باکک پاپن پر پھر شدید بمباری کی۔ اوکی ناوا میں جاپانیوں کے بچے کھچے دستوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ۲۴ گھنٹے میں ۱۷۶۰ جاپانی گرفتار کئے گئے۔ گویا جب سے اوکی ناوا کی لڑائی شروع ہوئی ہے۔ چار ہزار جاپانیوں کو اوکی ناوا میں گرفتار کیا جا چکا ہے۔ اس لڑائی میں روزانہ ایک ہزار جاپانیوں کو موت کے گھاٹ اتارا گیا۔

**واشنگٹن** ۲۵ جون۔ امریکن سینٹ کی خارجہ امور کی کمیٹی کے چیئرمین نے اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ کہ اس کمیٹی کے قبضہ میں کچھ ایسی دستاویز ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے۔ کہ جرمنی کے بڑے بڑے کارخانوں میں نازیوں کو پناہ دیجائیگی۔ تاکہ پھر سے تیسری جنگ کی تیاری شروع کر سکیں۔ ان سرکردہ نازیوں کو برلن میں بڑے بڑے غیر سرکاری عہدے دیئے جائینگے۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ جرمنوں نے درپردہ تیسری مرتبہ دنیا پر غلبہ حاصل کرنے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔

**لاہور** ۲۵ جون۔ سونا ۷۹/- روپے چاندی ۱۳۶/- روپے۔ پونڈ ۵۳/-

**امرتسر** ۲۵ جون۔ سونا ۸۱/۱۵/- روپے چاندی ۱۳۶/- پونڈ ۵۳/-

**مدراس** ۲۵ جون۔ پوسٹ ماسٹر جنرل مدراس نے اعلان کیا ہے۔ کہ رنگون اور مانڈلے کے لئے ڈاک کا سلسلہ جاری کر دیا گیا ہے۔ شروع شروع میں رجسٹری نہیں لی جائے گی۔

**واشنگٹن** ۲۵ ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر اقتصادیات ڈاکٹر ولیم نے سفارش کی ہے۔ کہ بریٹن وڈ کانفرنس کے فیصلوں پر پوری طرح